



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت لوہے کی چیز بلیڈ یا استرا زیر ناف بالوں کے لیے استعمال کر سکتی ہے؟ 'علق الغائۃ' اور الاستحدا کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الاستحدا کی تشریح میں رقمطراز ہیں

'المراد بالاستحدا الموضعی فی علق الشعر من مکان مخصوص من الجسد۔ فتح الباری: ۱۰/۳۳۳'

"یعنی جسم کے مخصوص مقام سے بالوں کی صفائی کے لیے استرا استعمال کرنا مراد ہے۔"

اور نسائی کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی تعبیر 'علق الغائۃ' (زیر ناف بال مونڈنا) کے ساتھ کی گئی ہے۔ نیز "صحیح مسلم" میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما کی روایات : میں بھی ایسی ہی تعبیر ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

'المراد بالغائۃ: الشعر الذی فوق ذکر الزجل وحوالہ، وکذا الشعر الذی حوالی فرج المرأة۔'

یعنی 'الغائۃ' سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے ذکر (شرم گاہ) کے گرد ہوتے ہیں، اور اس طرح وہ بال جو عورت کی شرم گاہ کے گرد ہوتے ہیں۔ ان پر بھی 'الغائۃ' کا اطلاق ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ 'شعر الغائۃ' سے مروی ہے کہ رات کے وقت سفر سے واپس عورتوں کے پاس مت آؤ۔ کے بارے میں مرد اور عورت کے لیے صفائی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بالوں کو استرے سے مونڈھا جائے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں حضرت جابر یہاں تک کہ پرگندہ حالت والی گنجمی کر لے اور شوہر کو غیر حاضر پانے والی زیر ناف بال صاف کر لے۔ اصل سنت ہر اس چیز سے ادا ہو جائے گی جس سے بالوں کی صفائی حاصل ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ لوہے اور غیر لوہے سب کا استعمال جائز ہے۔ بشرطیکہ صفائی حاصل ہو جائے کیونکہ اصل مقصد یہی ہے آلات کو محض ثانوی حیثیت حاصل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 119

محدث فتویٰ